اخبار و عبر

ولکم فی القصاص حیوۃ

تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے

اخبارات میں یہ خبر آپ کی نظر سے گذری ہوگی ـــ پاکستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر کارنیلیس نے تجویز پیش کی ہے کہ مجرموں کو اسلامی قوانین کے تحت سزائیں دی جائیں انہوں نے کہا کہ اس طرح جرائم کا انسداد بڑی خوبی سے کیا جا سکتا ہے۔ سڈنی میں قانون دانوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں ان سزاؤں پہ عمل کیا جاتا ہے۔ اور وہاں معاشرہ پہ اس طریق کار کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ مسٹر جسٹس کارنیلیس نے کہا کہ مجرموں کو جیل نہ بھیجا جائے بلکہ عارضی طور پہ اس طرح ناکارہ بنا دیا جائے کہ وہ جرم کا ارتکاب نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا آج میڈیکل سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ کسی آدمی کو جسمانی طور پہ ناکارہ کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں کاٹنا ضروری نہیں رہا اور سائنس کی بدولت معمولی سرجری سے ہاتھ پاؤں بے کار کیا جا سکتا ہے۔

اس کانفرنس میں دولت مشترکہ کے ملکوں کے ایک سو پچاس نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ مسٹر جسٹس کارنیلیس نے سوال کیا کہ کیا اس نظریہ میں عوامی ضمیر کے لئے کوئی سنگین صدمہ مضمر ہے۔ کہ مجرموں کو ان کی مجرمانہ حرکات کے بدلہ میں جسمانی اعتبار سے مستقل یا عارضی طور پہ ناکارہ کر دیا جائے ـــ۔۔ (روزنامہ مشرق لاہور)

بار بار شرعی حدود و تعزیرات کیطرف غیر تو غیر اپنے متجددین اور مغربیت زدہ حضرات کی انگلیاں اٹھتی رہتی ہیں۔ حیوانیت اور بہیمیت میں ڈوبے ہوئے مغرب نے شرعی حدود کو وحشت اور بربریت قرار دینے کے لئے اتنا شور مچایا کہ بزعم خود بعض داعیانِ اقامتِ دین تک اقامت حدود (قطع ید۔ رجم وغیرہ) کو ظلم قرار دینے لگے۔